كلمة المدير

اور جب زَمین ہلا دی گئی

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم،امابعد!

کرۂ ارض اس وقت طرح طرح کی آفات و بلیات کی لپیٹ میں ہے......طوفانی بارشیں،تند و تیز ہوائیں، تباہ کن سیلاب اور زلزلے، بستیوں اور شہروں کو تنکوں کی طرح بہالے جانے والے سمندری طوفان بڑے پیمانے پر وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ چھبیس اکتوبر کی دوپہر پاکستان میں شدید زلزلہ آیا اور پورے ملک کے علاوہ پڑوس کے ممالک کو بھی دَہلا گیا۔ صد شکر کہ بہت زیادہ جانی نقصان نہیں ہوا، البتہ املاک بڑے پیمانے پر ضرور تباہ ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن لوگوں کی اَملاک تباہ ہوئیں یا ان کے عزیز و اقارب اس زلزلے میں بچھڑ گئے یا زخمی ہیں، ان کے لیے یہ غم اور مصیبت کی گھڑیاں ہیں، یہ موقع ہے کہ اہلِ ایمان اُخوۃِ ایمانی اور انسانیت کے ناطے اپنے غم زدہ بھائیوں کی مدد و نصرت کریں اور نئے سرے سے کاروبارِ زندگی شروع کرنے میں ان کا تعاون کریں۔

یہ سانحہ ہمیں اس بات کا بھی موقع دیتا ہے کہ اپنے سبق کو ایک بار پھر تازہ کریں اور اپنے اَعمال کا جائزہ لے کر بندگی کے اصل اور صحیح قرینوں پر اُستوار کریں۔ خیال فرمائیے کہ پچھلے کچھ عرصے سے قدرتی آفات ایک تسلسل کے ساتھ وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ اَمریکا، جاپان، انڈونیشیا اور دیگر ممالک میں سمندری طوفان، زلزلے برپا ہوئے اور ان کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ موسمیاتی تبدیلیاں، شدید سردی، شدید گرمی، بے موسم کی بارشیں اور برف باری...... یہ تمام آفات حضرت انسان کو بتانے کے لیے کافی ہیں کہ کوئی بھی چیز قدرتِ الٰہیہ کی گرفت سے باہر نہیں، حق تعالیٰ شانہ جب اور جس طرح چاہیں کائنات کا نظم چلائیں اور جب چاہیں گرفت کریں، حضرتِ انسان اپنی تمام تر سائنسی ترقی اور بھاری بھرکم ٹیکنالوجی کے باوجود کہیں نکل اور بھاگ نہیں سکتا۔

اس وقت کرہ ارض کا ایک سرسری جائزہ لیا جائے تو نظر آئے گا کہ خود حضرتِ انسان نے اپنے ہاتھوں سے جو تباہی مچا رکھی ہے، وہ شاید قدرتی آفات سے بھی سوا ہے۔ خطوں کے خطے قتل و غارت، تباہی، بربادی اور تہذیبی و اخلاقی بدحالی کا شکار ہیں۔ آپ مغربی تہذیب کے بدترین نقوش کو ذہن میں رکھیے۔ مسلم ممالک خصوصاً مشرقِ وسطیٰ میں چند بڑی طاقتوں

نے جوخونی کھیل رَچا رکھا ہے، اسے بھی مدنظر رکھیےتو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ کا واضح نقشہ سامنے آئے گا...... پھر ہم اپنے معاشروں کا بھی جائزہ لے لیں، اپنے اجتماعی اور انفرادی اعمال کو شریعت مطہرہ کی روشنی میں پرکھیں تو ایک ایسا بھیانک منظر سامنے آئے گا جس کی تاب لانا کسی بھی طبع سلیم رکھنے والے کے لیے ممکن نہ ہوگا۔ انسان کے انسانوں پر مظالم کی انتہا نہیں، حدود اللہ کی پامالی عام ہی نہیں برسر عام ہے۔ اَخلاقی ضابطے تنکوں کی طرح بکھر چکے ہیں، ایسے اعمال جو براہ راست حق جل مجدہٗ کی غیرت کو چیلنج کرنے والے ہیں ان کا ارتکاب انفرادی طور پر ہی نہیں بلکہ وہ ہمارے اجتماعی سسٹم کا باقاعدہ حصہ ہیں، دھوکہ دَہی، ناپ تول میں کمی، جھوٹ، رِشوت خوری، زِنا، فحاشی و بے حیائی کی انڈسٹریوں کا قیام، عدالتوں میں ناانصافی، سودخوری...... یہ سب ہمارے معاشرے میں کچھ اس طرح پیوست ہو چکے ہیں، جس طرح کسی بھی ذی روح جسد میں ہڈی کے ساتھ گوشت پیوست ہوتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ جب اِنسان اَللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو اپنا وطیرہ بنالے، اور ان پر نادم ہونے کی بجائے انہیں اپنا طرزِ زندگی بنالے تو مکافاتِ عمل کا اِلٰہی قانون حرکت میں آتا ہے، زمین فساد سے بھر جاتی ہے، اَمن وسکون ختم اور ان کی جگہ خوف و دہشت، قتل و غارت اور سلب ونہب عام ہو جاتے ہیں...... پھر اَللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا و تنبیہ ارضی و سماوی آفات کا پے در پے نزول ہونے لگتا ہے، مقصد یہی کہ......

لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِى عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْن

شاید انسان اَللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ اعمال سے باز آجائے۔ اپنی غفلت دور کرلے، ناشکری کی بجائے شکر گزاری اور نافرمانی کی بجائے بندگی کی طرف پلٹ آئے۔

پاکستان میں آنے والے حالیہ زلزلے کے بعد اَکابر علماء اُمت رئیس المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب، حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہم نے بجا طور پر اِس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ:...... ''زلزلہ خدائی تنبیہ ہے۔ اس وقت اَللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اجتماعی توبہ و استغفار کا اہتمام وقت کا تقاضا ہے۔ ہر فرد اپنا محاسبہ کر کے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی کا اہتمام کرے۔ زلزلوں اور بحرانوں سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اَللہ رب العزت کی ناراضی مول لے کر کبھی کامیابی نہیں مل سکتی۔ عدلیہ، مقننہ، انتظامیہ سمیت ملک کے تمام اسٹیک ہولڈرز کو اس نازک معاملے میں پوری سنجیدگی اور دَانش مندی کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھنا ہوگا کہ اَللہ رب العزت کی ناراضی مول لے کر ہم کامیاب ہو سکتے ہیں، نہ بحرانوں سے چھٹکارا پاسکتے ہیں''...... نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے اتنا کہا بھی کافی ہے۔ اَللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سچی توبہ کرنے والا اور سچی بندگی کرنے والا بنادے۔ آمین یارب العالمین!